السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب حاجی عمرہ ادا کرے اور پھر وہ حرم سے باہر اپنے قریبی رشتہ داروں سے ملنے جائے تو کیا اس کے لئے طواف وداع لازم ہے؟ کیا طواف وداع نہ کرنے کی وجہ سے کوئی فدیہ وغیرہ لازم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عمرہ کرنے والے کے لئے طواف وداع کا حکم نہیں ہے، جب وہ عمرہ کرنے کے بعد حرم سے باہر مکہ کے مضافات میں جانا چاہے، اسی طرح حاجی کے لئے بھی اس صورت میں طواف وداع کا حکم نہیں ہے ہاں البتہ جب وہ سفر کرنا چاہیں خواہ یہ سفر اپنے اہل وعیال کی طرف ہو یا غیر اہل وعیال کی طرف تو ان کے لئے طواف وداع مشروع ہے لیکن یہ طواف واجب نہیں ہے کیونکہ اس کے وجوب کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ حضرات صحابہ کرام کے لئے رضی اللہ عنہم عمرہ سے حلال ہونے کے بعد منی وعرفات کی طرف گئے تو انہیں طواف وداع کا حکم نہیں دیا گیا تھا ہاں البتہ حاجی کے لئے یہ لازم ہے کہ جب وہ حج کی تکمیل کے بعد مکہ سے رخصت وہ تو طواف وداع کرے خواہ مکہ سے وہ اپنے اہل خانہ کی طرف سفر کرے یا کسی اور طرف، کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے کہ ''لوگوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ رخصت ہونے سے قبل وہ اپنا آخری وقت بیت اللہ میں گزاریں، البتہ حائضہ عورت اس سے مستثنی ہے۔'' (متفق علیہ) ''لوگوں کو یہ حکم دیا گیا ہے'' کے الفاظ سے مراد یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو یہ حکم دیا ہے، یہی وجہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں الفاظ یہ ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''تم میں سے کوئی اس وقت تک کوچ نہ کرے جب تک اپنا آخری وقت بیت اللہ میں نہ گزارے۔'' (مسلم) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج ہو یا عمرہ حائضہ عورت کے لئے طواف وداع نہیں ہے نیز نفاس والی عورت کے لئے بھی نہیں کیونکہ اہل علم کے نزدیک دونوں کے لئے حکم ایک جیسا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص295

محدث فتویٰ